ٹیلیفون نمبر ۳۳
حسنٹرڈ ایل نمبر ۳۵
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ☆ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۲ | ۲۰ ماہ احسان ۱۳۲۳ ہش | ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۶۳ھ | ۲۰ جون ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۴۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ ماہ احسان حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے چہرہ پر تکلیف دہ پھنسی نکلی ہوئی ہے، جس کی وجہ سے بخار کی شکایت ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو ابھی تک پیچش کی شکایت ہے۔ احباب سیدہ موصوفہ کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

صاحبزادہ مرزا رفیق احمد کو بخار ہے دعائے صحت کی جائے۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے متعلق کل شام لاہور کا یہ اطلاع موصول ہوئی کہ طبیعت نسبتاً اچھی ہے لیکن کمزوری بے حد ہے۔ احباب دعا کرتے رہیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو پیشاب میں سوزش اور حبس البول کی شکایت ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دو مبشر خواب

(۱)

ڈلہوزی ۱۳ جون - دس اور گیارہ جون کی درمیانی شب میں نے دیکھا گویا کسی جگہ گیا ہوں۔ اور وہاں ایک مکان رہائش کے لئے لیا ہے۔ جسے میں سمجھتا ہوں بہت وسیع ہے۔ مستورات پہلے چلی گئی ہیں۔ اور میں آخر میں چند دوستوں کے ساتھ ہوں۔ جب میں ایک مکان میں داخل ہوا ہوں۔ وہاں کچھ مستورات تعلق رکھنے والی تو ہیں۔ لیکن میری وہ بیوی جو میرے ساتھ ہیں اس جگہ نہیں۔ اور مکان کو بھی میں نسبتاً تنگ سمجھتا ہوں۔ اس پر مجھے کسی نے بتایا۔ کہ اس مکان کے پہلو میں ایک اور بڑا مکان ہے وہاں میرے گھر کے لوگ ہیں۔ میں اس طرف جاتا ہوں۔ تو ایک وسیع مکان ملتا ہے جس کے کمرے بڑے فراخ ہیں۔ ایک وسیع اور فراخ کمرے میں کچھ چارپائیاں ہیں۔ جن پر بستر ہوئے ہوئے ہیں۔ مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ وہاں میری بیوی کا بستر بھی ہے۔ اور اس وقت خیال ہے۔ کہ وہ مریم صدیقہ بیگم ہیں۔ اس کمرہ کے ساتھ ایک اور کمرہ ہے جس کی وسعت کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ لمبائی تو ایسی ہے جیسے بڑے سٹیشنوں کی ہوتی ہے۔ اور چوڑائی بھی بہت ہی ہے۔ اور بغیر ستونوں کے چھت ہے۔ جس قسم کی چھت اس دنیا میں تو آج تک بنائی نہیں گئی۔ ہاں یاد آیا کہ اس مکان میں جانے سے پہلے مجھے سید ولی اللہ ملے ہیں۔ لیکن سلام کر کے بغیر کوئی بات کرنے کے چلے گئے ہیں۔ میں حیران ہوتا ہوں۔ کہ ملے بھی اور بغیر بات کرنے کے چلے گئے ہیں۔ اس پر کسی نے کہا۔ کہ ان کے ساتھ گھر کی مستورات ہیں غالباً ان کو چھوڑنے گئے ہیں۔ چھوڑ آئیں گے۔ تو پھر ملیں گے۔

جس وسیع دالان کا میں نے ذکر کیا ہے۔ جب وہاں پہنچا ہوں۔ تو کسی نے کہا ہے۔ کہ اس مکان کے مالک کا ایک شریک ہے۔ اور وہ چاہتا ہے۔ کہ کسی طرح اپنے حصۂ مکان کے ساتھ جو دوسری طرف تھوڑے فاصلہ پر ہے۔ اس مکان پر بھی قبضہ کر لے۔ جس میں میں اس وقت ٹھہرا ہوں۔ اس پر میں اس دوسرے مکان کی طرف چل پڑا ہوں۔ جب اس کی حد پر پہنچا۔ تو وہ شخص اپنی حد سے گذر کر میرے پاس آکر کھڑا ہو گیا۔ اور باتیں کرنے لگ گیا۔ اس کے ایک پہلو پر میں ہوں۔ اور دوسرے پہلو پر ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب ہیں۔ دو چار باتیں کرنے کے بعد اس نے کہا۔ کہ مجھے شدید کھجلی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی مجھے اس کا جسم پھنسیوں سے بھرا ہوا نظر آیا۔ اس پر میں یہ خیال کر کے کہ مجھے اس کی کھجلی نہ لگ جائے۔ وہاں سے گھر کی طرف جلد جلد قدم اٹھاتا ہوا چل پڑا۔ اس وقت میرے دل میں خیال آتا ہے۔ کہ جس مکان میں میں ٹھہرا ہوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی اسی میں پناہ لی تھی۔ جب میں اس طرف جا رہا تھا مجھے سید ولی اللہ شاہ صاحب پھر ملے۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ میں جب آیا تھا۔ میرے ساتھ میری بیوی کے علاوہ خاندان کی کچھ مستورات بھی تھیں۔ اور میں ان کو چھوڑنے چلا گیا۔ پھر انہوں نے بعض کے نام لئے کہ فلاں فلاں مستورات تھیں۔ اور ایک نام انہوں نے غلام مرزا لیا۔ میں سمجھتا ہوں۔ یہ ان کی کسی قریبی عزیزہ کا ہے۔ میں پہلے حیران ہوا۔ کہ یہ کیسا نام ہے۔ مگر معاً خواب میں میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ یہ نام شہزادیوں کا ہے۔ اور مغل بادشاہوں کے زمانہ میں بعض شہزادیوں کا یہ نام ہوا کرتا تھا (گو جہاں تک ظاہر کا تعلق ہے۔ ایسا نام میں نے کبھی نہیں سنا) اس پر میری آنکھ کھل گئی۔

(۲)

اس کے بعد پھر آنکھ لگنے پر میں نے دیکھا۔ کہ میں تقریر کر رہا ہوں۔ اور کہتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ نے جو مجھے مثیل مسیح موعود قرار دیا ہے۔ اس کا یہی مطلب ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ میرے ہاتھوں سے دلوں کی اصلاح کرے گا۔ اتنا ہی کہا تھا۔ کہ آنکھ کھل گئی۔

ان دو خوابوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کچھ زمینی اور آسمانی نشان دکھانا چاہتا ہے۔ کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پناہ گاہ کا ذکر

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

قرآن کریم میں زمین کے ساتھ بتایا گیا ہے۔ اور حضرت مسیح علیہ السلام کے بارہ میں فرماتا ہے واٰویناھما الیٰ ربوۃ ذات قرار ومعین یس ایک کو زمین پر پناہ دی گئی ہے۔ اور دوسر کو استعارۃً آسمان پر پناہ دی گئی ہے۔ پس ساتھ ساتھ ان دو خوابوں کا وجود کہ ایک میں نوح علیہ السلام کی جائے پناہ پر جانے کا ذکر ہے اور دوسرے میں مثیل مسیح موعود ہونے کا بتاتا ہے۔ کہ موسوی اور مسیحی سنتوں کا اللہ تعالےٰ پھر احیاء کرے گا۔ اور زمینی اور آسمانی نشانوں سے میری اور جماعت احمدیہ کی تائید فرمائے گا۔ خدا کرے جلد ایسا ہو۔ یہ جو غلام مرزا نام بتایا گیا ہے شائد غلام مرزا سے مراد ام طاہر مرحومہ ہوں۔ کہ ان کو اللہ تعالےٰ نے ایک لمبے عرصہ تک خدمت کا موقعہ دیا۔ یا شاید شاہ صاحب کے خاندان کا کوئی اور فرد مراد ہو۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دین کی خدمت کا موقعہ ملے۔ واللہ اعلم بالصواب

اس رویا کے بعد ایک عجیب واقعہ ہوا۔ صبح کے وقت میں ناشتہ کے لئے اوپر کے کمرہ سے نیچے آرہا تھا۔ کہ کھانے کے کمرہ کی طرف جاتے ہوئے مجھے ہیٹ سٹینڈ پر جو کرایہ کی کوٹھی کی ڈیوڑھی میں رکھا تھا ایک کتاب پڑی ہوئی دکھائی دی۔ باوجود آگے گزر جانے کے میرے دل میں کشش ہوئی۔ کہ اس کتاب کو دیکھوں اور میں مڑ کر اس کتاب کی طرف آیا۔ دیکھا تو وہ کشتی نوح تھی۔ اس وقت پھر شدت سے کشش ہوئی۔ کہ کتاب کھولوں کتاب کھولی تو اس کے صفحہ ۹ پر ان الفاظ پر میری نظر پڑی۔ "خدا نے کہا کہ اب میں نیا آسمان اور نئی زمین بناؤں گا۔ اس کا مطلب یہی ہے۔ کہ زمین مرگئی۔ یعنی زمینی لوگوں کے دل سخت ہوگئے۔ گویا مرگئے۔ کیونکہ خدا کا چہرہ ان سے چھپ گیا۔ اور گزشتہ آسمانی نشان سب بطور قصوں کے ہوگئے۔ سو خدا نے ارادہ کیا۔ کہ وہ نئی زمین اور نیا آسمان بناوے۔ وہ کیا ہے نیا آسمان اور کیا ہے نئی زمین۔ نئی زمین وہ پاک دل ہیں۔ جن کو خدا اپنے ہاتھ سے تیار کر رہا ہے۔ جو خدا سے ظاہر ہوئے۔ اور خدا ان سے ظاہر ہوگا۔ اور نیا آسمان وہ نشان ہیں جو اس کے بندے کے ہاتھ سے اسی کے اذن سے ظاہر ہوئے۔"

یہ عبارت اوپر کی دونوں خوابوں کے مضمونوں سے بہ تمام وکمال ملتی ہے۔ کہ حضرت موسےٰ سے خدا تعالےٰ نے کہا تھا کہ تجھے ایک نیا ملک دیں گے۔ تو وہاں اپنی قوم کو لے جا۔ اور حضرت عیسےٰ نے کہا۔ کہ وہ آسمان کی بادشاہت کو زمین پر لانا چاہتے ہیں۔ گویا دینی اور دنیاوی تغیرات پر یہ دونوں دعوے مشتمل تھے۔ اور مجھے بھی یہی دکھایا گیا۔ کہ مجھے وہاں بھی پناہ ملی ہے۔ جہاں موسےٰ علیہ السلام پناہ گیر ہوئے تھے۔ اور مثیل مسیح موعود کے طور پر قلوب کی اصلاح بھی میرے سپرد ہوئی ہے اور یہی مضمون کشتی نوح میں اس جگہ بیان ہوا۔ یہ عجیب نصرت الٰہی ہے کہ بغیر ارادہ کے کشتی نوح میرے سامنے لائی گئی۔ اور بغیر ارادہ کے اس کا وہ مضمون سامنے لایا گیا۔ جس میں دونوں رویا کے مطابق مضمون تھا فالحمدللہ علیٰ ذالک۔ موسےٰ کی جائے پناہ سے اس طرف بھی اشارہ ہوسکتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ فلسطین میں جماعت کو خاص کامیابی بخشے گا۔ واللہ اعلم بالصواب

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد

صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب کی کامیابی

یہ خبر بھی نہایت مسرت کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے میڈیکل کالج کے تیسرے سال کا یونیورسٹی کا امتحان پاس کیا ہے۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے۔ اور آئندہ کی ترقیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

انگلستان میں تبلیغ اسلام

مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن اپنے تازہ خط میں لکھتے ہیں۔

ایام زیر رپورٹ میں چرچ کے سات اخبارات ورسائل کے ایڈیٹروں کو اسلام کے نسخے بھیجے۔ ایک نے لکھا۔ کہ وہ اپنے رسالہ میں کتابوں پر ریویو نہیں کرتے۔ لیکن وہ ملنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ اس ہفتہ وہ ملنے کے لئے آرہے ہیں۔ سوسائٹی آف دی سٹڈی فار ریلیجنز کی طرف سے سہ ماہی رسالہ نکلتا ہے۔ اس کے ایڈیٹر نے ریویو کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ پارلیمنٹ کے بعض ممبروں کو بھی نسخے بھیجے گئے۔ (۲) The People ہفتہ واری اخبار میں معراج کے متعلق غلط بیانی کی گئی تھی اس کے ایڈیٹر کو ایک خط لکھا گیا۔ (۳) یوگوسلیویہ کے بادشاہ کی ایام زیر رپورٹ میں شادی ہوئی۔ انہیں مبارکبادی کا تار دیا گیا۔ جواب میں پرائیویٹ سیکرٹری نے بادشاہ و ملکہ کی طرف سے شکریہ بذریعہ تار ادا کیا۔ بادشاہ و ملکہ کو اس تقریب پر ایک ریسپشن دیا گیا تھا۔ اس میں میں بھی مدعو تھا۔ کنگ پیٹر سے مجھے بھی انٹروڈیوس کرایا گیا۔ نیز یوگوسلیو منسٹر آف ٹرانسپورٹ سے گفتگو ہوئی۔ انہوں نے اپنا کارڈ مجھے دیا۔ اور میں نے اپنا۔ مسٹر ولسن جو گورداسپور میں ڈپٹی کمشنر رہ چکے ہیں۔ ان سے بھی گفتگو ہوئی۔ وہ قادیان بھی گئے تھے۔ (۴) گزشتہ جمعہ کے روز ہائڈ پارک میں دو گھنٹے مباحثہ ہوا۔ پندرہ پندرہ منٹ کی تقریریں تھیں۔ موضوع آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق پیشگوئیاں بائیبل میں۔ حاضرین پر اچھا اثر تھا۔ بعض نے تو علانیہ کہا۔ کہ مدمقابل مسٹر گرین جواب نہیں دے سکا۔ چنانچہ حاضرین میں سے کل مسٹر ٹامسن اور ان کی لڑکی گولڈرز گرین سے مسجد میں آئے۔ اور مزید لٹریچر کا مطالبہ کیا۔ دو تین اور نے بھی آنے کا وعدہ کیا ہے۔ امریکن اور کینیڈین وغیرہ بھی سنتے ہیں۔ مسٹر عبدالعزیز نے تین چار سو کے قریب اشتہار ہائڈ پارک سے باہر تقسیم کئے۔ (۵) سیٹھ محمد اعظم صاحب کے ماموں زاد بھائی عزیزم اکبر حسین احمد جو ٹیکنیکل ٹریننگ کے لئے انگلستان آئے ہوئے ہیں مسجد تشریف لائے۔ اور باغ کی درستی وغیرہ میں ہاتھ بٹایا۔ ہر اتوار کو انہوں نے آنے کا وعدہ کیا ہے۔ چند ہوائی حملے ہوئے۔ چھتوں کے ساتھ پانی کے لئے جو گٹر ہیں گنز کے دھماکے سے دو جگہ سے ٹوٹ گئے لیکن بم ہمارے علاقہ میں نہیں گرے۔ دعا کے لئے درخواست ہے۔

صاحبزادہ مرزا طاہر احمد کی میٹرک کے امتحان میں کامیابی

صاحبزادہ مرزا طاہر احمد نے پچھلے دنوں میٹرک کا امتحان جن پریشان کن اور تکلیف دہ حالات میں دیا۔ انہیں پیش نظر رکھتے ہوئے ان کا زیر تجویز ہو کر پاس ہوجانا نہایت ہی خوشکن اور قابل تعریف ہے۔ امتحان کے دوران میں ہی جب یہ اطلاع لاہور سے پہنچی۔ کہ حضرت سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی حالت نہایت تشویشناک ہے تو کوشش کی گئی کہ اس سے صاحبزادہ موصوف کو بے خبر رکھا جائے۔ مگر جب خدا تعالےٰ کی مشیت کے ماتحت سیدہ موصوفہ کو خدا تعالےٰ نے اپنے پاس بلا لیا۔ تو پھر اس اندوہناک حادثہ کا چھپانا مشکل تھا۔ اور آخر حساب کا امتحان صاحبزادہ صاحب نے اس دن دیا۔ جبکہ ان کی پیاری امی کا جنازہ گھر میں رکھا تھا۔ اور مقامی جماعت احمدیہ کا ہر فرد بشر اس حادثہ کی وجہ سے پریشان اور سراسیمہ ہو رہا تھا۔ غور فرمایئے۔ جس بچہ نے دن رات اس قدر غم اور پریشانی میں گزارے ہوں۔ اور جس نے ایسی حالت میں امتحان کا پرچہ لکھا ہو۔ جبکہ اس کی امی جان ہاں وہ امی جان جس کی یاد سے نہ صرف آج بھی ہر احمدی کی آنکھوں میں آنسو بھر آتے۔ اور دل بے قابو ہوجاتا ہے۔ اس کا امتحان میں کامیاب ہوجانا کس قدر قابل تعریف اور باعث مسرت ہے۔ اس لئے نہیں کہ یہ امتحان کوئی بڑی ڈگری کا امتحان ہے بلکہ اس لئے کہ جس بچہ نے جن حالات میں یہ امتحان دیا۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے کامیاب ہوگیا۔ وہ حوصلہ اور ہمت کے لحاظ سے کس پایہ کا ہے۔ اور اتنی سی عمر میں اس نے اپنے آپ پر قابو رکھنے کا کیسا شاندار نمونہ پیش کیا ہے۔ دعا ہے کہ خدا تعالےٰ صاحبزادہ صاحب کی اس کامیابی کو مستقبل کی شاندار کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ اور [illegible] عطا کرے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیان فرمودہ تحریکات اور جماعت احمدیہ

(از صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب)

خدا تعالےٰ کا ارشاد

یا ایھا الذین امنوا مالکم اذا قیل لکم انفروا فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض ارضیتم بالحیوۃ الدنیا من الاخرۃ فما متاع الحیوۃ الدنیا فی الاخرۃ الا قلیل (توبہ)

اوپر کی آیات میں اللہ تعالےٰ نے فرماتا ہے کہ اے مومنو کیا وجہ ہے۔ کہ جب تم سے کہا جائے۔ کہ تم اللہ تعالےٰ کی راہ میں نکلو۔ تو تم زمین کی طرف جھک جاتے ہو۔ تمہارے قدم بھاری ہو جاتے ہیں۔ اور تم اس دنیا کی زندگی سے راضی ہو گئے ہو حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔

اس سے آگے زیادہ تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔ کہ انفروا خفافا و ثقالا وجاھدوا باموالکم و انفسکم فی سبیل اللہ ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون۔ یعنی کہ تم ہلکے اور بوجھل ہو کر نکل جاؤ۔ اس سے مراد یہ ہے۔ کہ تھوڑے تھوڑے یا زیادہ زیادہ۔ پھر فرمایا تم جہاد کرو اپنے مالوں کے ساتھ اور اپنے نفسوں کے ساتھ اور یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر تم جانتے ہو۔

ہمارے لئے سبق

مندرجہ بالا آیات اپنے اندر ہمارے لئے ایک بڑا سبق رکھتی ہیں۔ کیونکہ ہم بھی اسی جماعت کا ایک حصہ ہیں۔ اور حصہ بھی وہ جس کے بارہ میں اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں آخرین منھم کے الفاظ سے مخاطب فرماتا ہے۔ اور یہ ہمارے لئے ڈرنے کا مقام ہے۔ کیونکہ ممکن ہی نہیں بلکہ یقینی ہے۔ کہ جہاں ہم ان سب انعامات کے وارث بن سکتے ہیں۔ جو صحابہ کو ملے وہاں ہم پر وہ سب سزائیں بھی وارد ہو سکتی ہیں۔ جو کہ ان لوگوں پر وارد ہوئیں جنہوں نے اپنا فرض ادا کرنے میں کوتاہی کی۔ پس جہاں ہمارے لئے بشارت ہے

وہاں مقام خوف بھی ہے۔ اس لئے بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ اس وقت ہماری جماعت ایسے دور میں سے گزر رہی ہے۔ کہ اس کے سپاہی کسی نہ کسی میدان میں معروف پیکار ہیں۔ اور ہمارے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم اس لڑائی کے لئے جس طرح بھی ہو سکے مزید مجاہد مہیا کریں۔ اسی طرح ان کے لئے سامان جنگ بھی بہم پہنچائیں۔ اور یہ جو ہمارے موعود خلیفہ نے ہمیں اس راستے پر چلایا ہے۔ یہ ہمارے صداقت پر ہونے کی بہت بڑی دلیل ہے۔ کیونکہ ہم اسی راستہ پر قدم مار رہے ہیں۔ کہ جس راستہ پر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے مارا۔

صحابہ کرام کا کام اور ہم

دوسری آیت جو پیش کی گئی ہے۔ اس میں اللہ تعالےٰ نے اس جماعت کا جو اس وقت دین کا کام کر رہی ہے۔ گویا نقشہ کھینچ دیا ہے۔ اس میں فرمایا اے اسلام کے سپاہیو۔ تم ایک ایک کر کے دنیا میں نکل جاؤ۔ اور اسلام کے جھنڈے کو بلند کرو۔ اور اگر زیادہ کی ضرورت ہے۔ تو ثقال کی صورت میں نکلو۔ یعنی کثرت سے اور نہ صرف خود نکلو بلکہ اپنے مالوں اور اپنے نفسوں کے ساتھ جہاد کرو۔ کیونکہ یہی تمہارے لئے بہتر ہے۔ اب جبکہ ہم اپنی جماعت کے پچھلے چند سالوں پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو ہمارے دل بشاشت سے کھل جاتے ہیں۔ کہ ہم خدا تعالےٰ کے فضل سے اور بمطابق ہدایت اس کے موعود خلیفہ کے وہی کام کر رہے ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ نے آج سے چودہ سو سال پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے والوں کو کرنے کے لئے کہا تھا۔ اور تحریک جدید اور اس کے بعد اب جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریکیں کی ہیں۔ خدا تعالےٰ کی طرف سے ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ہم سے اب وہ قربانی طلب کی ہے۔ جو اوپر کی آیات میں درج ہے۔ اور کوئی نیا مطالبہ نہیں کیا۔

مطالبات کی قرآنی ترتیب

اور عجیب بات ہے۔ کہ یہ مطالبات خدا تعالےٰ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے واسطہ سے اسی ترتیب سے کرائے ہیں۔ جس میں کہ ان کا قرآن کریم میں ذکر ہے۔ آپ نے پہلے زیادہ زور مالی قربانیوں پر دیا۔ اور پھر زندگیاں وقف کرنے کی تحریک فرمائی گو نفس کی قربانی بہت ضروری ہے۔ مگر اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ ہم تبلیغ اس وقت تک نہیں کر سکتے۔ جب تک کہ ہمارے پاس اس کے ذرائع نہ ہوں۔ سب سے پہلے تو یہ ضروری امر ہے۔ کہ جہاں تبلیغ کرنی ہو۔ وہاں پہنچ سکیں۔ پھر وہاں اخراجات کی ضرورت ہوگی۔ ہندوستان میں تو پھر بھی بغیر زیادہ روپے کے تبلیغ ہو سکتی ہے۔ مگر یورپ اور امریکہ میں تو یہ بہت ہی مشکل ہے مندرجہ بالا آیات ایک قسم کی پیشگوئی کا پہلو بھی رکھتی ہیں۔ کہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے۔ جبکہ تبلیغ کے لئے مالی قربانیوں کی پہلے ضرورت ہوگی۔

خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت کام

پس اس میں کیا شک ہے کہ جو کام ہمارا موعود خلیفہ کر رہا ہے۔ وہ سب خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت ہے۔ اور بدبخت ہے وہ جو اس میں حصہ نہیں لیتا۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس نیک کام میں پوری طرح حصہ لینے کی توفیق دے کیونکہ ایک وقت آئیگا جب ہم نہ ہونگے مگر ہماری نسلیں ہمارا ذکر فخر سے کریں گی۔ اور ان کو افسوس ہوگا۔ کہ انہوں نے کیوں وہ زمانہ نہ پایا۔ جس میں احمدیت یعنی اسلام کی بنیادیں دوبارہ مستحکم ہوئیں۔ اور وہ اس بات پر رشک کریں گے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ہمارے آباء کو چنا۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کے پاس بندوں کی کمی نہیں یہ اس کا فضل ہے۔ کہ اس نے ہمیں یہ موقعہ دیا ہے یہ کام تو ہو کر رہیگا۔ اگر ہم نہ کریں گے۔ تو اللہ تعالےٰ کسی اور قوم کو چن لے گا۔ اس کی طرف ایک اور آیت اسی سورت کی اشارہ کرتی ہے۔ الا تنفروا یعذبکم عذابا الیما۔ ویستبدل قوما غیرکم ولا تضروہ شیئا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اگر ہم اس امانت کو قبول کرنے کے بعد کسی قسم کی خیانت کریںگے۔ تو پھر نہ صرف یہ کہ اللہ تعالےٰ کے انعامات سے محروم رہیں گے۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کے عذاب کے مستحق ہو جائینگے اور اللہ تعالےٰ کا کسی قسم کا نقصان نہ ہوگا یعنی اللہ تعالےٰ کے ارادے کو کسی طور سے بدل نہ سکیں گے۔

محض فضل

حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ کہ اس نے ہمیں چنا کہ تو چاہتا ہے۔ وہ مبارک انسان ہیں کو کہ اللہ تعالےٰ نے اپنا مسیح موعود بنا کر بھیجا۔ اور اس مقام کے لئے چنا جس کے بارے میں تمام انبیاء پیشگوئیاں کرتے آئے ہیں اور جس کے بارے میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ جو بھی اس کو پائے وہ آپکی طرف سے سلام کہے۔ خواہ اس کو پہاڑوں کو طے کر کے جانا پڑے۔ وہ فرماتا ہے کہ

یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ میں آیا پسند
ورنہ درگاہ میں تری کچھ کم نہ تھے خدمتگزار

پھر ہم کیا چیز ہیں یہ کام تو ہو کر رہیگا اور جو مقدر ہے وہ پورا ہوگا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بارے میں فرماتے ہیں

بمفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہرحالت شود پیدا

جس بات کا آسمان نے فیصلہ کر رکھا ہے وہ تو ہو کر رہے گی۔

اہم سوال

اب صرف سوال یہ رہ جاتا ہے۔ کہ آیا وہ تقدیر ہمارے ہاتھوں پوری ہوگی یا کسی اور کے آیا ہم ان انعامات کے وارث بنیں گے۔ یا کوئی اور۔ کون ہے۔ جو ایسے انعامات کو چھوڑ دے جو نہ صرف اسکی نسلیں یاد کریں گی۔ بلکہ تمام دنیا رشک سے دیکھے گی۔ اور بندے تو کیا فرشتے بھی ان کے لئے رحمتیں مانگیں گے۔ اگر ان باتوں میں ہمیں شک ہے۔ یا ہمیں اپنے اموال یا اپنے نفوس پیش کرنے میں تردد ہے۔ تو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ابھی ہمارے ایمان میں بہت کمی ہے۔ اور ہمیں اللہ تعالےٰ کی ان قدرتوں پر یقین نہیں۔ جن کا ہم اپنے مونہہ سے اعتراف کرتے ہیں؛

اسلام میں انشورنس

کیا ایک لمحہ کے لئے بھی کوئی خیال کر سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا مال لیکر اس کی اولاد کو اس کے سامنے یا پیچھے خستہ حالت میں چھوڑ دے گا۔ نہیں ہرگز نہیں۔ وہ غیور ہے جس وقت کسی نے اپنا مال اس کی راہ میں دیا اُس وقت سے وہ اس کا ضامن بن جاتا ہے اس کے بعد اس کی اولاد اور اس کے بیوی بچے سب محفوظ ہو جاتے ہیں۔ باقی ہم تو اس قدر کمزور ہیں۔ کہ ہمارے پاس جو ہے بھی اس کی بھی حفاظت نہیں کر سکتے۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ اسلام میں انشورنس نہیں۔ لیکن اگر اسلام میں انشورنس نہیں تو اور کہاں ہے۔ اسلام ہی ہے جو یہ بتاتا ہے۔ کہ ایک نیک شخص کی اولاد سات پشتوں تک تنگ دستی سے بچی رہتی ہے۔ دنیا کی انشورنس کمپنیاں اگر آپ سے ہزار روپیہ لے کر آپ کو پچیس تیس سال کے بعد گیارہ سو دے دیں گی۔ یا اگر آپ مرجائیں۔ تو آپ کے وارثوں کو یہی رقم دے دیں گی۔ گو یہ بھی یقینی نہیں۔ کہ لازمی طور پر دیں ممکن ہے کہ وہ کمپنی ٹوٹ جائے۔ یا کوئی اور تغیر آجائے لیکن مومن جس کمپنی کے ساتھ انشور ہوتا ہے۔ وہ کبھی نہیں ٹوٹتی۔ اور جس رقم کا بیمہ کرایا ہوتا ہے۔ اس سے بہت بڑھ چڑھ کر نہ صرف اس کو بلکہ اس کی سات پشتوں تک اس کے ورثاء کو بھی ملتا رہتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور بات ہے۔ وہ یہ کہ اس دنیا کی کمپنیوں کی جب تک قسطیں باقاعدہ روانہ کی جائیں۔ روپیہ ملنے کی کوئی صورت نہیں ہوتی۔ زائد روپیہ تو کیا دینا ہے۔ اپنا روپیہ بھی مار لیتی ہیں۔ پھر ایک لمبے عرصہ کے بعد دیتی ہیں۔ آپ پر فاقے آتے ہوں۔ آپ کی بیوی بیمار ہو مگر کمپنی کی قسط ضرور جانی ہے۔ نہیں تو سب روپیہ جاتا رہے گا۔ مگر جن لوگوں نے خدا کے ساتھ بیمہ کرایا ہوتا ہے ان کی بات ہی اور ہے۔ جب تک آپ کے پاس ہے دیجئے۔ اور جب نہیں تو لیجئے۔ اور اس کے علاوہ وہاں تو میاں حساب میں خود ہی وہ رقمیں جمع کرتے جاتے ہیں۔ جو اگر آپ کے پاس روپیہ ہوتا تو آپ نے دینی ہی تھیں۔ کیا ہی اچھی ہے یہ انشورنس کمپنی۔ مگر افسوس ہم میں سے بہت سے جو کچھ کہتے ہیں وہ کرتے نہیں۔ اور جو بیمہ کرانے کا طریقہ ہی اس طرح بہت کم لوگ کراتے ہیں۔ دراصل اس راز کو بہت کم لوگوں نے پایا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے اس کلام میں مخفی ہے۔ کہ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔

دنیا کی بے ثباتی

جس زمانہ میں سے ہم گذر رہے ہیں۔ اس میں تو کسی چیز کا بھی یقین نہیں۔ جو آج ہے وہ کل نہیں۔ برما۔ سنگاپور۔ ملایا۔ اور دوسرے ممالک جو اس لڑائی کی زد میں آئے۔ ان میں کروڑوں ایسے لوگ تھے۔ جن کے دماغ میں بھی کبھی نہ آسکتا تھا۔ کہ غربت بھی کوئی چیز ہے مگر وہ آج پیسے پیسے کے محتاج ہیں۔ نہ ان کی جائدادیں ان کے کام آئیں۔ نہ ان کے بنک کام آئے۔ اور نہ ہی ان کی انشورنس کمپنیاں کام آئیں۔ کاش ان کا بیمہ بھی اللہ تعالیٰ کے پاس ہوتا تو ان پر یہ وقت نہ آتا۔ ہندوستان میں اس وقت گو ظاہری امن ہے۔ مگر اس لپیٹ کی زد سے ہم دور نہیں۔ اور ہمارے نفس ہمیں دھوکہ دے رہے ہیں۔ جب وہ کہتے ہیں کہ ہم دشمن کی زد سے دور ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ہمارے دشمن صرف جرمنی اور جاپان ہی نہیں۔ اگر ہم خدا تعالیٰ کی راہوں پر نہ چلیں گے۔ تو ہماری لڑائی خدا سے ہوگی۔ اور اس کی گرفت اتنی سخت ہے کہ جس کی حد نہیں۔ بمبئی جو ایک طرف تو برما سے دور اور دوسری طرف جرمن فوجوں کی زد سے باہر ہے۔ اس کے رہنے والوں کو کیا خبر تھی۔ کہ ایک لمحہ میں ہزاروں گھر سے بے گھر ہو جائیں گے۔ اور ان کو سر چھپانے کے لئے بھی جگہ نہ ملے گی۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کا حکم آیا۔ تو نہ ان کی عمارتیں کام آئیں۔ اور نہ عمر بھر کی جمع کی ہوئی دولت نے کوئی نفع دیا پیسہ پیسہ کرکے جو انہوں نے اندوختہ کیا تھا۔ وہ آگ کے شعلوں کی نذر ہو گیا۔ کیا یہ عبرت کا مقام نہیں۔

سب کچھ قربان کر دینے کا وقت

حقیقت یہ ہے۔ کہ اب وہ وقت آگیا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو پھر دوبارہ زندہ کرنا ہے۔ تمام دنیا پر قسم قسم کے عذاب نازل ہو رہے ہیں۔ اور یہ اسی کا پیچھا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر

خدمتِ دین کیلئے زندگی وقف کرنیوالوں کی پانچویں فہرست

۴۴۱ - فضل اللہ پسر چوہدری عصمت اللہ خانصاحب ایڈووکیٹ بہاولپور
۴۴۲ - عزیز احمد صاحب ولد صوفی محمد فضل الٰہی صاحب کلرک۔ نئی دہلی
۴۴۳ - ولایت محمد صاحب حوالدار کلرک ۲/۳ رجمنٹ کاکول۔ سرحد
۴۴۴ - صوبیدار عبد الواحد صاحب ہنگلی
۴۴۵ - سید محمد موسیٰ صاحب سہل پور ضلع کٹک
۴۴۶ - جلال الدین احمد صاحب ولد لفٹیننٹ نواب الدین صاحب محلہ دارالرحمت قادیان
۴۴۷ - قربان حسین شاہ صاحب ابن عین علی شاہ صاحب سیبی
۴۴۸ - ایم سوائی چوہدری لفٹیننٹ جبلپور
۴۴۹ - سید مقبول احمد صاحب اورنگ آباد دکن
۴۵۰ - عبد القادر صاحب معرفت سید نذیر احمد صاحب دہلی
۴۵۱ - جمعدار عزیز احمد صاحب ۱۰ پنجاب جھنگا گلی
۴۵۲ - چوہدری فضل احمد صاحب کلرک ریلوے جنرل سٹور کراچی چھاؤنی
۴۵۳ - قاضی محمد نذیر صاحب پوسٹل کلرک ہیڈ آفس امرتسر
۴۵۴ - جمعدار کلرک عنایت اللہ صاحب محلہ افغاناں حصار
۴۵۵ - نور محمد صاحب ابن چوہدری فقیر محمد صاحب لاہور
۴۵۶ - نور محمد صاحب ضلع میانوالی
۴۵۷ - سیٹھ کریم بھائی صاحب سیکرٹری تبلیغ۔ مالک جارج سائیکل ورکس نیا محلہ راولپنڈی
۴۵۸ - محمد شریف اشرف صاحب ریلوے سٹیشن ماسٹر بھیرہ
۴۵۹ - بشیر احمد صاحب انٹرنیشنل بوٹ ہاؤس کوئٹہ
۴۶۰ - نواب الدین صاحب لفٹیننٹ بمبئی
۴۶۱ - بشیر احمد صاحب آفریقی ابن ڈاکٹر شاہنواز صاحب
۴۶۲ - محمد نواز خاں صاحب راولپنڈی شہر
۴۶۳ - محمد منظور الحق صاحب پرچہ ریلوے سٹیشن پشاور چھاؤنی
۴۶۴ - عبد السلام صاحب ابن ڈاکٹر فیض علی صاحب
۴۶۵ - ڈاکٹر حافظ عبد المنان خانصاحب کلکتہ
۴۶۶ - مولوی عنایت اللہ صاحب اکاؤنٹنٹ محمود آباد
۴۶۷ - مولوی ظفر محمد صاحب قادیان
۴۶۸ - چوہدری عبد المجید صاحب راہوں
۴۶۹ - احمد دین صاحب پٹی ضلع لاہور
۴۷۰ - سپاہی کرم الٰہی نمبر ۸۸۲۵۰ فیلڈ پارک
۴۷۱ - محمد ابراہیم صاحب ڈار پونچھین گجرات
۴۷۲ - عبد المجید صاحب سکول ماسٹر ناصر آباد
۴۷۳ - محمد علی صاحب مبلغ علاقہ راوی بیٹ
۴۷۴ - اللہ رکھا صاحب نہر اپر چناب مڑھ بھنگواں
۴۷۵ - سید شمس الحق صاحب قادیان
۴۷۶ - حوالدار کلرک غلام حیدر خاں صاحب نمبر ۲۹۶۷
۴۷۷ - میاں عباس احمد خانصاحب پسر خان محمد عبد اللہ خاں صاحب قادیان
۴۷۸ - عبد الکریم صاحب ولد حاجی محکم الدین صاحب کلکتہ
۴۷۹ - غلام رسول صاحب ہیڈ ماسٹر ڈی بی اے وی مڈل سکول جھاوریاں ضلع شاہپور
۴۸۰ - نذیر احمد صاحب ولد شاہ دین صاحب کوٹ کٹے زئیاں۔ امرتسر
۴۸۱ - محمد مصطفیٰ علی صاحب ڈسٹرکٹ ایگریکلچر آفیسر بوگرا بنگال
۴۸۲ - سید عبد السلام صاحب بی اے کلاس ریونشا کالج کٹک
۴۸۳ - غلام احمد خاں صاحب ابن پروفیسر مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم۔ چٹاگانگ بنگال
۴۸۴ - عزیز احمد صاحب بی۔اے ملٹری فنانس ڈیپارٹمنٹ سیکشن او نئی دہلی
۴۸۵ - اللہ یار خاں صاحب موضع صاحبہ ڈاکخانہ فروکا ضلع سرگودھا
۴۸۶ - چوہدری علی محمد صاحب انسپکٹر واچ اینڈ وارڈ ریلوے سٹیشن کوئٹہ
۴۸۷ - چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب ڈاکخانہ جہانیاں ضلع ملتان۔
۴۸۸ - محمد یامین صاحب پسر محمد اسمٰعیل صاحب قادیان
۴۸۹ - نذیر احمد صاحب قادر آباد۔ ضلع سیالکوٹ
۴۹۰ - غلام قادر صاحب دار الفتوح۔ قادیان
۴۹۱ - چوہدری عطاء اللہ صاحب "
۴۹۲ - صدیق احمد صاحب پسر شیخ کریم اللہ صاحب "
۴۹۳ - مسٹر شہاب الدین صاحب ناقب
۴۹۴ - محمد طفیل ولد فیض احمد صاحب بنگلہ گیہڑوالہ ضلع ملتان
۴۹۵ - نفیر احمد صاحب سیکنڈ ہیڈ ماسٹر مڈل سکول فیض پور کلاں۔ ضلع شیخوپورہ
۴۹۶ - فضل دین صاحب ولد مولوی اکبر علی صاحب مرحوم آف محمد آباد سٹیٹ
۴۹۷ - محمد ابراہیم صاحب نائب مدرس لوئر مڈل سکول کوٹلی امیر علی۔ ضلع سیالکوٹ
۴۹۸ - مہر عبد اللہ خاں صاحب ولد نواب خانصاحب سکنہ بھی خورد۔ ڈاکخانہ سرائے عالمگیر۔ گجرات

جائیں گے۔ جو اپنے آپ کو اس کوشش میں قربان کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس میں شامل ہونے کی توفیق دے۔ آمین

۴۹۹- شیخ غلام احمد صاحب طاہر مسلم پارک فیکٹری انبالہ
۵۰۰- محمد حسین صاحب ولد نادر خانصاحب چکوال ضلع جہلم
۵۰۱- نبی بخش صاحب چک ۲۶ جنوبی ڈاکخانہ بھاگٹانوالہ
۵۰۲- حاکم علی صاحب ولد سلطان علی صاحب " "
۵۰۳- غلام احمد صاحب اول مدرس مانگٹ اونچہ حافظ آباد
۵۰۴- محمد بشیر صاحب پسر محمد عالم صاحب سٹیشن ماسٹر قطبال
۵۰۵- سردار علی شاہ صاحب بمقام کنٹھالیہ میاں منٹھ ڈاکخانہ تلونڈی راماں
۵۰۶- غلام حیدر صاحب گورنمنٹ الیکٹریشن ڈسٹرکٹ کورٹ امرتسر
۵۰۷- غلام محمد صاحب صوفی اکاؤنٹنٹ دفتر پولیٹیکل ایجنٹ ٹونک
۵۰۸- سید داؤد احمد صاحب قادیان
۵۰۹- غلام رسول صاحب کلرک آرڈیننس کلوتھنگ فیکٹری سیالکوٹ
۵۱۰- غیور احمد صاحب احسان منزل قادیان
۵۱۱- محمد اکبر علی صاحب. اکاؤنٹس آفس ہارنس اینڈ سیڈلری فیکٹری امرتسر
۵۱۲- عبد العزیز صاحب موضع بگول ضلع گورداسپور
۵۱۳- محمد یوسف صاحب ۱۳۳۲۱۴
۵۱۴- سعید اللہ خان صاحب ابن صوفی حبیب اللہ خانصاحب قادیان
۵۱۵- ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب قلعہ صوبا سنگھ پسرور
۵۱۶- شمس الحق صاحب ابن ملک فضل قادر صاحب. قادیان
۵۱۷- فتح محمد صاحب ابن بلند خانصاحب قادیان
۵۱۸- رشید احمد صاحب متعلم جماعت ہفتم ڈی۔ بی۔ اے۔ وی مڈل سکول سلار والہ
۵۱۹- عبد الرحمن خانصاحب معرفت ڈاکٹر غفور الحق صاحب کوئٹہ
۵۲۰- چوہدری اللہ دتا صاحب۔
۵۲۱- محمد حسین صاحب چکوال ضلع جہلم۔
۵۲۲- غلام مرتضیٰ صاحب چک ۱۲۵ ڈاکخانہ جہانیاں ضلع ملتان

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۶۷۳۰ منکہ حافظ قاری فتح محمد صاحب ولد چوہدری چراغدین صاحب قوم راجپوت ٹھاکر پیشہ تعلیم قرآن عمر ۶۴ سال تاریخ بیعت ۱۷ ۱۱/۳۴ ساکن ننگل الا تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ۵/۱۳۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ البتہ میری ماہوار آمد اس وقت سولہ روپے ہے۔ اگرچہ یہ آمد مستقل طور پر معین نہیں۔ میں اس آمد کا ۱/۸ حصہ ماہ بماہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ادا کرتا رہونگا۔ اگر میری آمد میں کمی بیشی ہوگی۔ تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتا رہونگا۔ اس کے علاوہ وفات کے وقت اگر کوئی جائیداد میری ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- حافظ قاری فتح محمد غفرلہ العبد نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:- مرزا غلام نبی چغتائی قصور۔ گواہ شد:- محمد صدیق بیگ سینیٹری انسپکٹر قصور۔

۶۷۸۰ سلطان احمد ولد حسین بخش صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۱ء ساکن پیرو والی ڈاک خانہ پنجگرائیں ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ ۱۰/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد مبلغ -/۱۸ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کراتا رہونگا۔ اور اسکے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میری آمد میں کمی بیشی ہو۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد جس قدر میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- سلطان احمد سپاہی **۱۹۹۸۸** پلاٹون نمبر ۱ بی کمپنی ۸/۱۵ پنجاب رجمنٹ حال کاکول ضلع ہزارہ۔ گواہ شد:- جمعدار محمد اشرف۔ گواہ شد:- حوالدار ظہور الدین باجوہ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

بمبئی ۱۸ جون۔ ماہ فروری۔ مارچ اور اپریل ۱۹۴۴ء میں لارڈ ویول اور گاندھی جی کے مابین جو خط و کتابت ہوئی۔ وہ اب شائع ہوگئی ہے۔ گاندھی جی نے لکھا تھا کہ کانگرس پر جو الزام لگائے جاتے ہیں۔ وہ غلط ہیں۔ حکومت کو چاہیئے۔ کہ ایک غیر جانبدار ٹریبونل کے ذریعہ تحقیقات کرائے۔ میرے ذاتی خیالات خواہ کچھ ہوں۔ میں اگست والے ریزولیوشن کو واپس نہیں لے سکتا۔ ہندوستان مستقبل کے بارہ میں وعدوں سے مطمئن نہیں ہو سکتا۔ آپ دورہ بند کر کے آغاخاں محل میں آئیں اور کانگرسی لیڈروں سے بات چیت کریں۔ وائسرائے نے اپنے جواب میں لکھا۔ کہ کرپس سکیم کے ذریعہ ہندوستان طوائف الملوکی سے نجات حاصل کر سکتا ہے اور کانگرس کی موجودہ پالیسی اس ملک کی آزادی کی راہ میں روک ہے۔

لنڈن ۱۸ جون۔ کہا جاتا ہے کہ سابق شاہ اٹلی کے خلاف اٹالوی عوام کی طرف سے فیسی اسٹوں کے ساتھ ساز باز کرنے کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ جس کیلئے برطانیہ اور امریکہ کی حکومتوں کی اجازت حاصل کی جائے گی۔

لنڈن ۱۸ جون۔ برطانیہ کے ہوم سیکرٹری نے اعلان کیا ہے۔ کہ جرمنوں نے اپنا خفیہ ہتھیار یعنی ہوا باز کے بغیر چلنے والا ہوائی جہاز ہمارے خلاف استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس کی غرض اہل انگلستان کے حوصلوں کو پست کرنا ہے۔ مگر یہ حربہ ہمارے رستہ میں روک پیدا نہیں کر سکتا۔ انگلستان پر یہ نئے جرمن جہاز چلنے شروع کر چکے ہیں۔ مگر لوگوں میں کوئی ہراس نہیں۔ ان جہازوں میں دھماکے سے پھٹنے والے بم لدے ہوئے ہوتے ہیں۔ جنہیں ریڈیو کے ذریعہ چلایا جاتا ہے۔ ان کی شکل ایک بکس کی سی ہوتی ہے۔

چنگنگ ۱۸ جون۔ چند روز ہوئے روس کے ایک اخبار نے لکھا تھا۔ کہ چینی جرنیل شکست خوردہ ذہنیت رکھتے ہیں۔ اس کے جواب میں حکومت چین کے ایک چینی ترجمان نے پریس کانفرنس میں کہا۔ کہ اگر چین کے پاس لاکھوں ٹن سپلائی ہوتی اور وہ دشمن کو اپنے ملک سے نہ نکال سکتا تو اس پر اعتراض ہوسکتا تھا۔ مگر اتحادیوں کی امداد محدود ہے۔ اور اب تک چین کو بہت کم مدد ملی ہے۔ برطانیہ نے چین کو پانچ کروڑ پونڈ قرضہ دینے کا اعلان کیا ہے۔ مگر چین اس قرضہ سے جلد فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔

امرتسر ۱۸ جون۔ سوت کے بیوپاریوں کو تا حکم ثانی ہر قسم کی فروخت بند کر دینے اور تمام قسم کے سٹاک کی فہرستیں مہیا کرنیکا حکم دیا گیا ہے۔ پیس گڈس اور کمرشل ایسوسی ایشن کے درمیان جھگڑا چل رہا ہے۔ اور سمجھوتہ نہیں ہو سکا۔ اس لئے کپڑے کی مارکیٹ میں ڈیڈ لاک جاری ہے۔

شملہ ۱۸ جون۔ پنجاب گورنمنٹ نے بیس مزید پولیٹیکل قیدی رہا کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے بعد صرف ۱۱۰ نظر بند جیلوں میں رہ جائیں گے۔

لنڈن ۱۸ جون۔ اتحادیوں نے ایلبا میں بھی فوج اتار دی ہے۔ یہ جزیرہ روم سے ۱۲۵ میل دور ہے۔ فوج اترنے سے قبل طیاروں نے خوفناک بمباری کی۔ جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ وہاں نہایت خوفناک جنگ شروع ہو چکی ہے۔

لنڈن ۱۸ جون۔ شیربورگ میں امریکن فوج نے ایک اہم شہر سادرلی وائیکونٹ پر قبضہ کر کے اس جزیرہ سے نارمنڈی جانے والی ریلوں اور آخری سڑک کو بھی کاٹ دیا ہے۔ گویا شیربورگ کو باقی فرانس سے بالکل الگ کر دیا گیا ہے۔ اس وقت نارمنڈی میں تین لاکھ جرمن فوج کا اندازہ ہے۔

لاہور ۱۸ جون۔ چند روز ہوئے حافظ آباد میں ایک ہندو کے ہاں ڈاکہ پڑا۔ پولیس پاؤں کے نشانات پر جنگل میں ایک سادھو کی جھونپڑی میں پہنچی۔ اور ہزاروں روپیہ کا مال مسروقہ برآمد کیا۔ سادھو کی مخبری پر ۴۵ سادھوؤں پر مشتمل ایک گروہ کا سراغ ملا ہے۔ جو دن کو بھگوے کپڑے پہن کر خیرات مانگتے اور رات کو ڈاکے ڈالتے تھے۔ منوں سونا اور چاندی برآمد کیا گیا ہے۔ یہ ڈاکے ایک آل انڈیا سکیم کے ماتحت ڈالے جاتے تھے۔ اس گروہ کا ہیڈ یو۔پی کا ایک گدی نشین مہنت ہے۔

لنڈن ۱۸ جون کل رات تک نارمنڈی میں لڑنے والی امریکن فوج کے ۱۵۸۸۳ سپاہی ہلاک و مجروح ہوئے ہیں۔

دہلی ۱۸ جون۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ شمالی برما میں اتحادی فوج نے کمائنگ پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو وادی موگانگ کا ایک اہم مقام ہے۔ اس علاقہ میں دشمن کو سخت نقصان پہنچایا گیا ہے۔ موگانگ سے ایک میل شمال میں گوکھاوا کے مقام پر بھی قبضہ کر لیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۸ جون۔ شیربورگ کے جزیرہ نما میں اتحادی فوج اس کنارہ سے بڑھتی ہوئی اس کنارہ تک جا پہنچی ہے۔ اور اب ساحل سمندر سے صرف چھ میل دور ہے۔ اس سے شمال کی طرف جرمن فوجوں کے لئے شدید خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ جرمنوں نے ابھی تک یہاں کوئی بڑا جوابی حملہ نہیں کیا۔ کرنٹان کے محاذ پر انہوں نے زور کے جوابی حملے کئے۔ مگر ناکام رہے ہیں۔

واشنگٹن ۱۸ جون۔ جزیرہ سایپان میں امریکن فوج لڑتی ہوئی آگے بڑھ رہی ہے اور جزیرہ کے عرض کا آدھا حصہ طے کر چکی ہے۔ دشمن ٹینکوں کی مدد سے سخت مقابلہ کر رہا ہے۔ کل اس کے ۲۵ ٹینک برباد کر دئے گئے۔

روم ۱۸ جون۔ جرمنوں کے سخت مقابلہ کے باوجود اتحادی فوجیں اٹلی میں بڑھ رہی ہیں۔ آٹھویں فوج نے ہیلنا سے بڑھ کر روم سے اسی میل شمال مشرق میں دشمن سے رسد اور کمک کا ایک زبردست سنٹر چھین لیا ہے۔

دہلی ۱۸ جون۔ اگرچہ آسام کے محاذ پر زبردست موسلا دھار بارش شروع ہو چکی ہے مگر دشمن کو اس کی پچھلی چوکیوں سے ہٹنے پر مجبور کر دیا گیا ہے۔ امپھال روڈ پر دشمن نے جو روکاوٹیں پیدا کر دی تھیں۔ وہ بھی دور کر دی گئی ہیں۔ اس علاقہ میں دشمن سے بعض جگہ جھڑپیں بھی ہوئیں۔

دہلی ۱۸ جون۔ حکومت ہند نے نیوز پیپر کنٹرول آرڈر میں ترمیم کے ذریعہ قرار دیا ہے کہ مرکزی حکومت کی اجازت کے بغیر کسی اخبار کی ملکیت کے حقوق منتقل نہیں کئے جا سکتے۔

لنڈن ۱۸ جون۔ کہا جاتا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ نہیں چاہتے۔ کہ آزاد فرانس میں جنرل ڈیگال کی ڈکٹیٹر شپ قائم ہو۔ جنرل ڈیگال نے امریکن گورنمنٹ کو ایک میمورنڈم بھیجا ہے۔ جسمیں لکھا ہے کہ اسے اپنی پوزیشن تسلیم کرانے سے زیادہ اس بات کی فکر ہے کہ آزاد فرانس میں فرنچ لبریشن کمیٹی کی پوزیشن تسلیم کی جائے۔

لنڈن ۱۹ جون۔ جرمنوں نے کل پھر بغیر ہوابازوں کے ہوائی جہاز جنوبی انگلستان پر حملہ کرنے کے لئے بھیجے۔ اور تھوڑی تھوڑی دیر بعد بھیجتے رہے جس سے جانی اور مالی نقصان ہوا۔

لنڈن ۱۹ جون۔ روسی فوجیں کریلیا کی خاکنائے میں میئر ہم لائن کو توڑ کر آگے بڑھ رہی ہیں۔ انہوں نے مزید ایک سو مقامات پر قبضہ کر لیا۔ جن میں چار بڑے ریلوے سٹیشن بھی ہیں۔ روسی جنگی جہاز بھی فنی سمندروں میں گشت لگاتے رہے ہیں۔ تا فنی بچ کر نکل نہ سکیں۔

لنڈن ۱۹ جون۔ فرانس میں اتحادی فوجیں شیربورگ کے جزیرہ نما کو بالائی فرانس سے کاٹ چکی ہیں۔ قریباً تین ہزار جرمن یہاں گھر گئے ہیں۔ ایک کنارے سے دوسرے تک چار میل چوڑا علاقہ ہمارے قبضہ میں ہے۔ جب سے اتحادی فرانس میں اترے ہیں۔ ۱۵ ہزار جرمن قید کئے جا چکے ہیں اسوقت سمندر کے کنارے کا ۵۲ میل لمبا علاقہ ہمارے قبضہ میں ہے۔ مغرب کی طرف ۲۴ میل اور جنوب کی طرف ۱۸ میل بڑھ چکی ہیں۔ کل تیرہ سو سے زائد ہوائی جہازوں نے جرمنی کی مشہور بندرگاہ ہمبرگ پر حملہ کیا اور تیل کے کارخانوں کو سخت نقصان پہنچایا۔ دشمن کی ہوامار توپوں نے خوب سرگرمی دکھائی۔ مگر کوئی طیارہ مقابل پر نہ آیا۔

دہلی ۱۹ جون۔ کوہیما جسامی روڈ کا ۲۴ میل لمبا ٹکڑا دشمن سے صاف کر دیا گیا ہے جس سے دشمن کی سپلائی لائن کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ بشن پور کے علاقہ میں زور کی لڑائی ہوئی۔